نورِ ارشاد

برائے

دفعِ ظلماتِ اختلاط

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ، اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی۔ ۹

سلسلۂ اشاعت ۵۹۳

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۸۶

بائیں رستے نہ جا مسافر سن ؎ مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا ؎ وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا ؎ ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

نورِ ارشاد

برائے

دفعِ ظلمتِ اختلاط

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بھریا حسین آباد گرنٹ

ضلع بلرامپور - یوپی - ۲۷۱۶۰۴

رضا اکیڈمی

۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ کھڑک ممبئی ۹

سن اشاعت ــــــــ صفر المظفر سنہ ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا وَعَنِ الرَّفْضِ وَالْوَھَّابِیَّۃِ وَالدِّیُوْبَنْدِیَّۃِ وَکُلِّ بَلَاءٍ نَجّٰنَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْاَوَّلِیْنَ اِیْمَانًا وَّالْاَکْمَلِیْنَ اِیْقَانًا اٰمِیْن ۔

رافضی، وہابی، دیوبندی یہ سب باطل پرست فرقے سب کفار و مرتدین ہیں ___ فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۲۲، ۵۲۵ میں ہے

___ " روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار و مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے ۔ بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل، مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں ۔

کفر اوّل قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمٰن غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں ۔ کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں ۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے ۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے ۔ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے (یعنی ہوسکتا ہے کہ کچھ آیتیں یا سورتیں بدل دی گئی ہوں یا کم کر دی گئی ہوں) بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ٥ (پ۱۴) بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۔

کفرِ دوم ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم و دیگر ائمۂ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰات و التحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماعِ مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفا شریف میں انھیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے وکذٰلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء یعنی اسی طرح ہم بالیقین کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو لااقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا بلکہ اُنھیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفا شریف میں انھیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے و لھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک اوصحح مذھبھم و ان اظھر مع ذٰلک الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطلال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھارہ ما اظھر من خلاف ذٰلک۔ ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اُس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا اُن کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اُس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر

نہ کہا خود کافر ہے "۔۔۔۔

یوں ہی وہابی دیوبندی بھی کھلے ہوئے کفروں کے معتقد ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا علم پاک شیطان لعین کے علم سے کم ہے ۔۔۔

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی مانا جائے تو خاتمیت میں کوئی خلل نہیں پڑے گا ۔۔۔۔ جیسا علم رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ہے ایسا تو ہر بچہ، پاگل، بلکہ تمام جانوروں کو ہے۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

ان کے یہ صریح کفر خود ان کے بد الفاظ میں یہ ہیں

۔۔۔۔ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نصِ قطعی ہے۔"

۔۔۔۔ ("براہین قاطعہ" مصنفہ و مصدقہ مولوی رشید گنگوہی و خلیل انبہٹی ص۵۱)

۔۔۔۔ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔" (ص۳)

۔۔۔۔ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (ص۱۴)

۔۔۔۔ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ

فرق نہ آئے گا"۔ (ص۲۵)

(تحذیرالناس" مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے" (حفظ الایمان ص۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

ایسے عقیدے رکھنے والوں کے متعلق حسام الحرمین میں مذکور ہوا کہ ـــــ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی کچھ شبہہ نہیں۔

اور جب بحکم فقہائے کرام و متکلمینِ عظام باجماعِ مسلمین یہ ثابت ہے کہ رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہم کفار و مرتدین ہیں۔ تو ان سے اتحاد، وداد، محبت، موالات قطعی حرام ہیں کہ یہ سب موالات حقیقی ہیں اور موالاتِ حقیقی ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرامِ قطعی ہے جیساکہ "المحجۃ المؤتمنہ" ص۶۰ اور فتاویٰ رضویہ ص ۹، ۱۳، ۹۱ / ج ۶ میں ہے اور اس پر امام اہلسنت قدس سرہٗ نے قرآن کریم کی یہ آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں۔ قال تعالیٰ

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا

وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ وَلَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (پ۶ع۱۵)	اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد وداد محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمانِ الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں ۔

اور فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (پ۶ع۱۳)	اے ایمان والو ! وہ جو تمھارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود ونصارٰی) اور باقی سب کافر ان میں کسی سے اتحاد وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔

اس آیت کریمہ میں کھلا اشارہ ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر والی آیت میں یہ صریح تصریح گذر چکی کہ اگر انہیں اللہ ورسول اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے ۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۱۳)

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ (پ۲۸ع۳)	نہ پاؤ گے انھیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ ورسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں ۔

قرآن کریم جا بجا شاہد ہے کہ ہر قسم کے کافر سے اتحاد و وِداد و مُوالات مطلقاً حرام ہیں ۔ اور ان کا کفر ، اللہ و رسول سے اُن کی مخالفت اور دشمنی یہی ان سے اتحاد مُوالات حرام ہونے کی علّت ہے۔ یہ معنیٰ انہیں آیات سے جو یہاں تلاوت ہوئیں روشن ہے اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علّت ہونا اس آیۂ کریمہ میں بیان فرمادیا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ (پ۱۰ع۹)	اے ایمان والو ! اپنے باپ بھائیوں سے محبت نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں ۔

اس آیت سے تو اور روشن ہوگیا کہ کافروں سے جو اتحاد حرام ہے اس کی وجہ ان کا کفر ہے تو موالات ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرام ٹھہری چنانچہ پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

"یہ اور بیس سے زائد آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر فرمایا ہے ۔" (صـ۹ ج۱۲)

ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد ہوگا اس سے موالات کرنا بھی اتنا ہی سخت حرام ہوگا ۔

"کفر میں یہود و نصاریٰ سے مجوس بدتر ہیں اور مجوس سے ہنود بدتر ہیں اور ہنود سے وہابیہ اور سارے مرتدین بدتر ہیں" (صـ۱۳ ج۱۲)

تو جب یہود و نصاریٰ اور مجوس و ہنود سے اتحاد حرام ہے تو پھر وہابیہ دیوبندیہ جو کفر میں ہنود سے زائد ہیں ان سے اتحاد کیوں کر جائز ہو سکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًاؕ	خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزّت ڈھونڈتے ہیں عزّت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۔ اور

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ (پ۵ ع۱۰)

بیشک وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی انھیں کے مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب کو جہنّم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا۔

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ (پ۶ ع۱۲)

تم میں جو ان سے موالات کرے گا وہ بیشک انھیں میں سے ہے۔

اور فرماتا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ (پ۷ ع۱۵)

ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤگے۔

اور فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ

اے ایمان والو! اوروں کو اپنا دلی دوست نہ سمجھو وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہیں کرتے ان کی دلی تمنّا ہے کہ تم مشقّت میں پڑو دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو اُن کے

أَكۡبَرُ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝ (پ۴ ع۳)	سینوں میں دَبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

یہ تمام آیتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ ہر قسم کے کافر سے چاہے وہ مشرک ہو یا یہودی، نصرانی ہو یا مرتد جیسے آج کل کے رافضی، وہابی دیوبندی، صلح کلّی ان سب سے اتحاد و وداد و مُوالات حرام ہیں۔ کوئی بھی شخص جس کے دل میں اللہ و رسول (جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کی سچّی عظمت و محبّت ہے ان کافروں سے کسی طرح کی بھلائی کی امید نہیں رکھے گا۔

مرتکبینِ اختلاط یہاں یہ شبہہ پیش کریں کہ ہم صرف سیاسی سطح پر اختلاط کر رہے ہیں ہم وہابیوں رافضیوں وغیرہ کو کافر کہتے سمجھتے مانتے ہیں مگر چونکہ اب حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں کہ بغیر اختلاط کوئی چارہ نہیں ہے اس ضرورت و مجبوری کے پیشِ نظر اختلاط کر رہے ہیں۔

تو اس شبہہ کے کشف کے لیے " المحجۃ المؤتمنہ " تصنیفِ لطیف امامِ اہلِ سنّت قدس سرہٗ کی طرف عنانِ فکر کا رُخ موڑیئے۔ ہم اسی سے بہ تلخیص و تسہیل نقل کر رہے ہیں۔

____ مُوالات کی دو قسمیں ہیں مُوالاتِ حقیقی، مُوالاتِ صوری۔ مُوالاتِ حقیقی میں کم از کم دل کا جھکاؤ ہوگا یہ کسی طرح کسی حال میں جائز نہیں ____ مُوالاتِ صوری یہ ہے کہ دل کافر کی طرف بالکل مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبّت و میلان کا پتہ دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت و مجبوری صرف بقدرِ ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے

اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰىةً ؕ (پ۳ ع۱۱)	مگر یہ کہ تمہیں اُن سے پورا واقعی خوف ہو۔

بقدرِ ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدمِ اظہارِ عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہارِ محبّت کی ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں

اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت ——— (ص۶۱)

اور فتاویٰ رضویہ ص۱۹۹ ج۹ نصف آخر میں ہے ——— " پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کے لیے اقامتِ شرائعِ الٰہیہ ہے۔ دین، عقل، نسب، نفس، مال " ——— یعنی شریعت انھیں پانچوں کی حفاظت کے لیے قائم ہے اور ——— " علماء فرماتے ہیں کہ مراتب پانچ ہیں ضرورت[۱] حاجت[۲] منفعت[۳] زینت[۴] فضول[۵] ——— امام محقق علی الاطلاق نے ان پانچوں مراتب کو کھانے کے اقسام میں دکھایا ہے اور ضرورت یہ بتائی ہے کہ بے اس کے ہلاک یا قریب ہلاک ہو " ———

جیسے بھوک کی بڑی شدت ہو، پیاس سے جاں بلب ہو اور مردار یا شراب کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ ملے تو ایسی حالت میں مردار کھانا یا شراب پینا اتنی مقدار میں جس سے جان بچ جائے حلال ہو جاتا ہے ——— یوں ہی جب اکراہِ شرعی ہو یعنی کوئی شخص دھمکی دے کہ مردار نہیں کھاؤ گے یا شراب نہیں پیو گے تو قتل کر دیں یا مثلاً ہاتھ کاٹ ڈالیں گے اور اس کی حالت سے ظنِ غالب ہو کہ ایسا نہ کرنے پر وہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں بھی مردار کھانا یا شراب پینا حلال ہو جائے گا۔

" نور الانوار " آخرِ مبحثِ اہلیت میں اکراہ کی حالت میں مسلمانوں کے عمل کرنے کی چار قسمیں بتائیں فرض، حرام، اباحت، رخصت ——— یعنی حالت اکراہ میں ایک صورت ایسی ہے کہ جس فعل کے کرنے پر مجبور کیا جائے اس فعل کا کرنا فرض ہے اور یہ اس جگہ ہے جہاں ایسی حرمت ہو جو ختم ہو جاتی ہو جیسے مردار کھانا اور شراب پینا کہ حالتِ اکراہ میں ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے اور ان کا کھانا پینا شرعی مجبوری والے کے

لیے حلال ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا شرعی مجبوری کے وقت ان چیزوں کا کھانا پینا اس کے لیے فرض ہے ــــــ اور اگر ایسی حرمت ہو جو کبھی بھی ساقط نہ ہو اور نہ اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے زنا اور قتلِ ناحقِ مسلم، کہ یہ حالت اکراہ میں بھی ویسے ہی حرام ہیں جیسے غیر اکراہ میں ۔ کیونکہ ان کی حرمت کبھی بھی ختم نہیں ہوتی ہے تو اکراہ کی حالت میں بھی زنا اور قتلِ ناحقِ مسلم جیسے فعل پر اقدام کرنا حرام ہے ــــــ مگر ایسی حرمت ہو جو اگرچہ کبھی بھی ساقط ہونے کا احتمال نہ رکھتی ہو مگر اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کا بولنا کہ حالتِ اکراہ میں بھی اس کی حرمت ختم نہیں ہوتی ہے کیونکہ کفر ہمیشہ کفر ہی رہتا ہے وہ کبھی بھی حلال نہیں ہوسکتا ۔ البتہ حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کہدینے کی جب کہ دل ایمان پر مطمئن اور برقرار ہو رخصت ہے مگر بہتر یہی ہے کہ زبان سے بھی کلمۂ کفر نہ کہے ۔

وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں اور تمام کافروں مرتدوں سے اختلاط رکھنے کو شریعتِ مطہرہ نے حرام فرمایا ہے البتہ بحالِ ضرورت بقدرِ ضرورت اختلاط میں شرعاً مواخذہ نہیں یہ قیدیں یعنی " بحالِ ضرورت، بقدرِ ضرورت " خوب یاد رکھنے کی ہیں کہ ان سے غفلت ، مَہلکہ کو دعوت ہے ۔ المحجۃ المؤتمنہ میں ہے

ــــــ " مُوالاتِ صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت و مجبوری صرف بقدرِ ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے " ــــــ

اب انصافاً دیکھیں ملک کی موجودہ حالت کیا ایسی ہی ہوگئی ہے کہ سنّی مسلمان مرتدین سے اختلاط نہ کریں تو ان کی جان محفوظ نہ رہے یا ان کے اعضاء قطع برید کرلیے جائیں؟ اور

اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اختلاط پر اصرار، اس کا استمرارِ ناپیداکنار اور ضرورت کی آڑ یہ کیا علم ہے؟
کیا دیانت ہے؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ جزئی اور عارضی طور پر کہیں ایسی حالت ہو۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ اب ہر طرف سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے ان کے مال و اسباب کو لوٹنے اور انہیں بے گھر کرنے کے لیے عام طور سے لیڈروں کے اندر انتقامی جذبات بھرے جا رہے ہیں اور حکومت کی کرسیوں پر انہیں فائز کیا جا رہا ہے جن کے سینے انسانی خود غرضی اور ناانصافی کے خوفناک رازوں کا دفینہ ہیں اور انصاف کے لیے انہیں لوگوں کو لایا جا رہا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ آپ آج جان رہے ہو کہ مشرک ہمارے دشمن ہیں۔

پیارے بھائیو! اپنے رب کا ارشاد سُن چکے ہو وہ فرماتا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج (پ۷ ع۱۵)	ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

میرے پیارے بھائیو! جس طرح سے آج آپ کو ہندوؤں کی طرف سے ایذا رسانی کے بعد ان سے حقیقی نفرت ہوگئی حالانکہ آپ کے رب نے پہلے ہی آگاہ فرما دیا کہ مشرک تمہارے حقیقی دشمن ہیں لیکن آپ اس سے غافل تھے۔ ٹھیک اسی طرح سے مسلم نما کفار و مرتدین بھی آپ کے حقیقی دشمن ہیں۔ آپ ان سے کبھی بھلائی یا نیک برتاؤ کی امید نہ رکھو۔ قرآن پاک کا فرمان حق ہے۔ اپنے رب کا ارشاد سنو فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط	اے ایمان والو! اوروں کو اپنا دلی دوست نہ سمجھو۔ وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہیں کرتے

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ ۴ ع ۳)

ان کی دلی تمنا ہے تم مشقت میں پڑو دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو ان کے سینے میں دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتا دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس ارشادِ الٰہی کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہوگا جو وہابیوں دیوبندیوں اور تمام کافروں مرتدوں کے ساتھ اتحاد وِداد منائے گا یا اختلاط کرے گا اور ان کی زبانی باتوں کے دھوکے میں آکر ان سے اسلام و مسلمین کے ساتھ نیک برتاؤ کی امید رکھے گا؟ - امامِ اہلِ سنّت قدس سرہٗ اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں

"ارشادِ الٰہی عام و مطلق ہے کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امورِ دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدرِ قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ (پ ۴ ع ۱) تم فرماؤ اللہ سچا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ (پ ۵ ع ۸) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ سیدنا امامِ اجل حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں اُن سے مشورہ نہ لو اور اُسے اسی آیت کریمہ سے ثابت بتایا ــــ امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیتِ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا ــــ تفسیر کبیر میں انھیں امورِ دنیویہ میں اُن سے مشاورت و مؤانست کو سببِ نزولِ کریمہ اور اس سے نہیِ مطلق کے لیے بتایا اور اُسے اس گمان کا کہ اُن سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے رَد ٹھہرایا۔"

(فتاویٰ رضویہ ص ۲۸۸ ج ۹ نصف آخر)

پیارے بھائیو ! یہ ہم مانتے ہیں کہ حکومت بھی آپ کے ساتھ دشمنی رکھ رہی ہے بہت سے آپ کے جائز مطالبات کو ردّی کے ٹوکری میں ڈال دیتی ہے۔ آپ کے جائز حقوق دوسروں کو دے دیتی ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں پر جبر و تشدد بھی جائز رکھے اور قانونی ڈراما کی نمائش بھی برقرار رہے۔

لیکن کیا آپ ان مرتدوں سے جو بظاہر حکومت کے کھاتہ میں مسلم گروہ کے نام سے شمار کئے جاتے ہیں، میل ملاپ کرکے اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرا سکتے ہو؟ یا اپنے کسی معاملہ میں صحیح انصاف کرا سکتے ہو؟

حالات بتا رہے ہیں کہ یہ صرف ایک تخیّل ہوگا کیونکہ مطالبات ٹھکرانے اور انصاف کی پامالی میں حکومت کی دلیری بالکل بے باک ہے۔

ابوالکلام آزاد نمبر اردو اکاڈمی دہلی کا ماہانہ رسالہ ایوانِ اردو دسمبر ۱۹۸۸ء میں جمیل مظہری نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ

______ " ۱۹۴۸ء میں جب مولانا آخری مرتبہ پٹنہ آئے اور ڈاکٹر محمود صاحب کی کوٹھی پر ٹھہرے میں ان سے ملنے گیا۔ شہر کے کچھ مسلمان رؤسا بیٹھے ہوئے تھے اور مولانا سے ہندوؤں کی فرقہ پرستی کی شکایت کر رہے تھے۔ مولانا کچھ دیر تک ان کی شکایت سنتے رہے۔ اس کے بعد ایک جملہ کہا کہ ______ بھئی یہ تو ہوگا ہی۔ اور اس کو ہونا ہی ہے۔ مسلم فرقہ پرستی کو جو کرنا تھا کر چکی۔ اس نے ملک کو دو حصوں میں بٹوا دیا اور ہم باوجود کوشش کے اسے نہ روک سکے اب اس کے ردِّ عمل میں ہندو فرقہ پرستی کو جو کرنا ہے وہ کرے گی۔ جب ہم اسے نہ روک سکے تو اسے کیا روک سکیں گے۔" ______

ہندوؤں کی فرقہ پرستی کے خلاف کیا اس چوٹی کے لیڈر نے کوشش نہیں کی تھی ؟
اور کیا کوشش کے باوجود اس کو کامیابی ملی اور نہ ملنے پر وہ میدان میں آیا ؟
اس سلسلے میں اسی ماہنامے کے صہ ۱۲۹ میں نثار احمد فاروقی لکھتے ہیں

" انھوں نے رہنما خطوط بھی بنائے مگر فرقہ پرستی کی زہریلی ہواؤں کے جھکڑ ہر نقشے کو مٹاتے رہے ۔ اس نے بھی آخر عمر میں مولانا آزاد کے ذہنی و روحانی کرب کو دو چند بلکہ دہ چند کر دیا تھا ۔ اگر غیروں کی حکومت ہوتی تو وہ ایک بار پھر میدان میں کود پڑتے مگر اب جو بساط بچھی تھی اس کے بچھانے میں تو خود اُن کا ہاتھ بھی شامل تھا اس لیے فریاد کرتے تو کس سے کرتے وہ اپنے کُنج عزلت میں سمٹتے گئے اور بقول خود ایک دور افتادہ صدا بن کر رہ گئے "

میرا ان باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ بلکہ آپ حتی المقدور کوشش کرو ۔ آپ وہابیوں، دیوبندیوں اور باقی تمام مرتدوں سے بغیر میل ملاپ کئے ہوئے حکومت سے اپنے جائز مطالبات منواؤ ۔ اسباب پر نہیں بلکہ مُسبّبُ الأسباب پر بھروسہ رکھو ۔

ظاہر ہے کہ آپ کے پاس نہ اتنی طاقت ہے اور نہ ایسے اسباب ہیں جن سے آپ مقابلہ کر سکو ۔ پھر قدم قدم پر آپ کے لیے ایک پہرہ دار مقرر ہے تو ایسی حالت میں آپ اپنے ایمان کی طاقت سے کام لو بیشک اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۲۱ ع۸)	اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے کامل ایمان والوں کی مدد فرمانا ۔

ان کافروں کو تو صرف اس لیے آپ سے دشمنی ہے کہ آپ پیارے مذہبِ اسلام کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہو ورنہ آپ سے کیا دشمنی ؟ وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ آپ رہو لیکن آپ کا اسلام نہ رہے اور پیارے مذہب اسلام کی تعلیمات کو مٹا دیا جائے۔

——— یہ اسلام ہی کی تعلیم تو ہے

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ ۔	تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں ، فتنہ میں نہ ڈال دیں ۔

مگر جب وہابیوں ، دیوبندیوں ، رافضیوں سے میل ملاپ کرلوگے تو خود آپ ہی اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے مذہبِ اسلام کی اس تعلیم کو مٹانے والے ہوگے جس میں دشمنانِ دین پر سختی کرنے کا حکم ہے۔ کیا آپ یہ گوارا کر سکتے ہو کہ اسلام کا کوئی بھی قانون آپ ہی کے ہاتھوں سے پامال ہو ؟ ——— نہیں مجھے یہ امید نہیں اور نہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ایسی امید رکھ سکتا ہے ——— فتاوی رضویہ جلد ششم ص۱۱۳ پر ہے

——— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں فرمائی اور کیونکر فرما سکتے جب کہ ان کا رب عزّ وجلّ فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (پ۶ع۱۲) تم میں جو ان سے موالات کرے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کا ابتدائی حکم یہ تھا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ (پ۱۴ع۶)	اعلان کے ساتھ فرما دو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منھ پھیر لو ۔

اور انتہائی حکم یہ ہوا!

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (پ۱۰ع۱۶)	اے نبی! تمام کافروں اور منافقوں سے جہاد فرما اور ان پر سختی اور درشتی کر۔

معاذ اللہ موالات کا وقت کون سا تھا۔ سورۂ ن شریف مکیہ ہے اس میں فرماتا ہے

وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۝ (پ۲۹ع۳)	کافر اس تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرد تو وہ بھی نرم پڑیں۔ "

پھر جب آپ وہابیوں، دیوبندیوں اور رافضیوں سے میل ملاپ کرکے کوئی تنظیم بناؤگے تو انہیں ممبر بنانا پڑے گا۔ کوئی نہ کوئی عہدہ دینا ہوگا اور حکومت سے مطالبہ میں انہیں مسلمانوں کا اگوا بنانا ہوگا۔ حالانکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ انہیں رازدار یا دخیل کار بنانا حرام ہے۔ اپنے رب کا ارشاد سنو، فرماتا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا وَ لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ (پ۱۰ع۸)	کیا اس گھمنڈ میں ہو کہ یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤگے اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے راہِ خدا میں پوری کوشش کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اس کے تحت فتاویٰ رضویہ ص۵۲۸ ج۹ میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے ہے

نَهَى اللّٰهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِينَ	یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ تو یہ تمام کفار سے

فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ نَهْياً عَنْ جَمِيْعِ الْكُفَّارِ وَمِمَّا يُؤَكِّدُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تعالیٰ عنه هٰهُنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ نَصْرَانِيٌّ لَا يُعْرَفُ اَقْوٰى حِفْظًا وَلَا اَحْسَنُ خَطًّا مِنْهُ فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تَتَّخِذَهٗ كَاتِباً فَامْتَنَعَ عُمَرُ مِنْ ذٰلك وقال اِذًا اتَّخَذْتُ بِطَانَةً مِّنْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

ممانعت ہے اور تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ شہر حِیرَہ میں ایک نصرانی ہے اس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں۔ حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں ـــــ امیر المؤمنین نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو رازدار بنانے والا ٹھہروں گا۔

فتاویٰ رضویہ ص۵۲۸/۹ میں تفسیر لباب التاویل کے حوالے سے ہے

رُوِیَ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ رضی الله تعالیٰ عنه قال قلتُ لِعُمَرَ بن الْخَطَّاب رضی الله تعالیٰ عنه اِنَّ لِیْ کاتباً نصرانیاً فقال مالَكَ وَلَهٗ قاتلكَ اللهُ اَلَا اتَّخَذْتَ حَنِيْفاً يعنی مُسْلِماً اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَاءَ قلتُ لَهٗ دِيْنُهٗ وَلِیْ كِتَابَتُهٗ قال

یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میرا ایک محرر نصرانی ہے۔ فرمایا تمہیں اس سے کیا علاقہ۔ خدا تم سے سمجھے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا۔ کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سُنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو یار نہ بناؤ۔ میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لیے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے۔ فرمایا کہ

لَا أُكْرِمُهُمْ إِذَا أَهَانَهُمُ اللّٰهُ وَ	میں کافروں کو گرامی نہ کروں گا جب کہ اللہ نے
لَا أُعِزُّهُمْ إِذَا أَذَلَّهُمُ اللّٰهُ وَلَا	انہیں خوار کیا نہ انہیں عزت دوں گا جب کہ
أُدْنِيهِمْ إِذَا أَبْعَدَهُمُ اللّٰهُ قلتُ	انہیں اللہ نے ذلیل کیا۔ نہ ان کو قرب دوں گا
لا يَتِمُّ أَمْرُ الْبَصْرَةِ الّا بِه فقال	جب کہ اللہ نے انہیں دور کیا۔ میں نے
ماتَ النصرانيّ والسّلام يعني	عرض کی بصرہ کا کام بے اس کے پورا نہ ہوگا۔
هَبْ إِنَّهُ مَات فما تَصْنَعُ بَعْدُ	فرمایا مرگیا نصرانی والسلام۔ یعنی فرض کرلو کہ
فما تَعْمَلُ بَعْدَ مَوتِهِ فَاعْمَلْهُ الْآنَ	وہ مرگیا اس کے بعد کیا کروگے جو جب کروگے
وَاسْتَغْنِ عَنْهُ بِغَيْرِهِ مِنَ	اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اس سے
الْمُسلمينَ۔	بے پرواہ ہوجاؤ۔

کیا ان لوگوں کو کوئی عہدہ دینے میں ان کی تعظیم نہیں ہے؟ اور ان کی عوام سنّیوں پر بڑائی نہیں ہے؟ حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ان کی تعظیم حرام ہے اور ان کی توہین واجب ہے۔ فتاویٰ رضویہ صـ۵۲۷ج۶ میں درمختار کے حوالہ سے ہے

يُمْنَعُ مِنِ اسْتِكْتَابٍ	یعنی ذمی کافر کو بھی منشی بنانا یا اور کوئی ایسا
وَمُبَاشَرَةٍ يَكونُ بِها مُعَظَّماً	عمل سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی
عندَ المسلمينَ۔	بڑائی ہو جائز نہیں۔

بحرالرائق اور درّمختار کے حوالہ سے ہے

وَالتَّظْمُ لَهُ يَنْبَغِي أَنْ يُلَازِمَ الصَّغَارَ	یعنی کافر اور مسلمان کے ہر معاملہ میں کافر کو
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُسلِمِ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيهِ	دبا ہوا ذلیل رکھنا چاہیئے۔ مسلمان کھڑا ہو تو

فَيُمْنَعُ مِنَ الْقُعُوْدِ حَالَ قِيَامِ الْمُسْلِمِ عِنْدَهٗ بَحْر يُحَرِّمُ تَعْظِيْمَهٗ۔	اسے بیٹھنے نہ دیں ۔ ایسا ہی بحر میں ہے اور اس کی تعظیم حرام ہے ۔

پیارے بھائیو! عیش و آرام میں خلل پڑنے کا نام ضرورت و مجبوری نہیں ہے۔ یہ دنیا فانی ہے ۔ یہاں کی ہر شی فانی ہے ۔ ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی ہے

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (پ ع ۱۲)	اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ۔

—— جو آج بے قیدی چاہے کل نہایت سخت شدید قید میں گرفتار ہوگا۔ اور جو آج احکام کا مقید رہے کل بڑے چین کی آزادی پائے گا —— اے مسلمان! تجھ سے کس نے کہا کہ کافروں کے اموال کی وسعت اور طریق تحصیل کی آزادی اور کثرت کی طرف نگاہ پھاڑ کر دیکھ؟ —— اے مسلمان! تجھے تو کل کا دن سنوارنا ہے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (پ ع ۹)	جس دن نہ مال نفع دیگا نہ اولاد ، مگر جو اللہ کے حضور سلامت والے دل کے ساتھ حاضر ہوا۔

اے مسلمان! تیرے رب نے پہلے ہی تجھے فرما دیا ہے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (پ ع ۱۷)	اپنی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ اُس دنیوی زندگانی کی آرائش کی طرف جو ہم نے کافروں کے کچھ مَردوں عورتوں کے برتنے کو دی تاکہ وہ اس کے فتنے میں پڑے رہیں اور ہماری یاد سے غافل ہوں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور باقی رہنے والا۔ [له]

حق بہرحال حق ہے کسی کے حق پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے حق مٹ نہیں جائے گا بلکہ حق پر

[له] اقتباس از فتاوی ص ۱۲ منہ

عمل کرنے والے اپنی آخرت سنواریں گے۔

پیارے بھائیو! اگر آپ حق پر رہتے ہوئے قتل بھی کر دیئے گیے تو آپ شہید ہوں گے اور آپ کے خون سے اسلام کی تاریخ پھر تازہ ہوجائے گی۔ وہ اسلام جس کی آبیاری صحابہ نے اپنے خون سے کی۔ شہیدِ کربلا نے اپنے کنبہ کو قربان کرکے کی۔ امام احمد بن حنبل نے اذیّت ناک مصیبت برداشت کرکے کی۔ آپ بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آنے والے مسلمانوں کے لیے عبرت بن جاؤ اور اسلاف کے سچّے پیروکاروں میں شامل ہوجاؤ۔ لیکن اگر آپ ان دشمنانِ دین سے میل ملاپ نہیں چھوڑو گے تو یاد رکھو اپنے دشمنوں کا مقابلہ تو کر نہیں سکتے ہو البتہ جو سب سے پیاری دولت اسلام وایمان ہے جو آپ کی زندگی کا مقصد اور آپ کی بقا کی ضمانت ہے اسے گنوا دوگے۔

پیارے بھائیو! آخرت ہی سب سے بڑی دولت ہے اگر وہ لٹ گئی تو دنیا کی بادشاہی ہی لے کر کیا کروگے۔ یہاں کتنے دن رہنا بسنا ہے آخر یہاں سے جلد یا بدیر گزر جانا ہے جن کی صحبت واختلاط سے امن چاہ رہے ہو وہ آخرت کے لیے زہر قاتل ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ص ۱۱۳ ج ۹ میں "شرح الصدور" کے حوالہ سے ہے

"امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیّبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں، تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر کو بُرا کہتے تھے۔ اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔"

پیارے بھائیو! جب ان کی صحبت سے اندیشۂ کفر ہے تو ان سے دور بھاگنا کس قدر واجب ہوگا۔ ان سے تو کسی دنیاوی معاملت کی بھی اجازت نہیں ہے جیساکہ امام اہلِ سُنّت نے "المحجۃ المؤتمنہ" میں بیان فرمایا ہے۔ اور فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں

"مُوالات کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور صوری۔ حقیقی کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) رُکون (۲) وِداد (۳) اتحاد (۴) انقیاد (۵) تبتّل۔ یہ مطلقاً ہمیشہ حرام ہیں ہر کافر سے۔ اور ہمیشہ حرام رہیں گی۔ اور صوری کی چار قسمیں ہیں (۱) مُدارات (۲) بِرّ و اقساط (۳) معاشرت (۴) مُداہنت۔ کہ اس میں چوتھی قسم مداہنت وہ کسی وقت بھی حلال نہ تھی۔ غایتِ ضعفِ اضمحلال کے وقت ارشاد ہوا تھا

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ○ (پ۲۹ ع۳)	کافر اس تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔

مگر حالتِ اکراہ میں اس کی رخصت ہوگی اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ (پ۱۴ ع۲۰) اور معاشرت بضرورت و مجبوری جائز ورنہ حرام۔ اور برّ و اقساط معاہدین سے جائز۔ حربی غیر معاہدین سے حرام ہے اور جوازِ مُدارات کے لیے ضرورت و مجبوری درکار نہیں مصلحت ہی کافی ہے۔ یہ سب موالات کے اقسام ہیں اور معاملہ موالات سے خارج ہے یہ ہر کافر سے ہر وقت جائز ہے مگر مرتدین سے"

اس ارشاد سے بھی یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ جب مرتدوں سے معاملہ جائز نہیں ہے تو پھر مُوالات کیوں کر جائز ہوگی۔

اب احادیث اور علمائے اعلام کے ارشاد سنیے

لِلدیلمی عن مَعَاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النَّبِیِّ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِنِّی بَرِیٌٔ مِّنْھُمْ وَھُمْ بُرَاءُ مِنِّیْ جِھَادُھُمْ کَجِھَادِ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ ۔

دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافرانِ ترک و دیلم پر۔

ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النَّبِیِّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِی وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَ لَا یجوزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ ۔

ابن عساکر انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لیے کہ اللہ تعالٰی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پُل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

قال العلماء فی کُتُبِ العقائد کشرح المقاصد وغیرہ اِنَّ حکمَ المبتدع البغض والاھانۃ وَالرَّدُّ وَالطَّرْدُ ۔

علماء کتبِ عقائد مثلاً شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اسے ذلّت دینا اس کا رَد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔

وفی غُنْیَۃ الطَّالبین قال فُضَیْل بن عیاض مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ رَجَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَا رَأَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقًا اٰخَرَ اھ ۔	غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں ۔ جب تم کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو ۔

——— بے ضرورت و مجبوری جاہل کو بدمذہبوں سے دور رہنا ضروری ہے اس لیے کہ اس پر اثرِ بد کا زیادہ اندیشہ ہے اور عالم کو یوں ان سے دور رہنا ضروری ہے کہ جاہل قسم کے لوگ جب عالموں کو بدمذہبوں سے ملتا جلتا دیکھیں گے تو خود بھی ملنا جلنا شروع کر دیں گے اور عجب نہیں کہ ان بدمذہبوں کے مذہب کی شناعتیں ان جاہلوں کی نظروں میں ہلکی ہو جائیں

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

یُکْرَہُ لِلْمَشْھُوْرِ الْمُقْتَدٰی الْاِخْتِلَاطُ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْبَاطِلِ اِلَّا بِقَدْرِ الضَّرُوْرَۃِ لِاَنَّہٗ یُعَظِّمُ اَمْرَہٗ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ ۔	مشہور پیشوا کا اہل باطل سے ملنا شریعت میں ناپسندیدہ ہے مگر ضرورت ہی بھر ۔ اس لیے کہ لوگوں کے درمیان اس کا معاملہ اہم ہے ۔

ایساہی فتاویٰ رضویہ صـ۹۶ نصف اول ج۹ میں ہے۔

امامِ اہلِ سنّت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ جلد نہم کے نصفِ آخر کے صـ۹۵ پر ائمۂ دین کا قول نقل فرماتے ہیں

"اے گروہِ علماء! اگر تم مستحبات چھوڑ کر مباحات کی طرف جھکوگے عوام مکروہات پر گریں گے۔ اگر تم مکروہ کروگے تو عوام حرام میں پڑیں گے۔ اگر تم حرام کے مرتکب ہوگے عوام کفر میں مبتلا ہوں گے۔ بھائیو! للہ اپنے اوپر رحم کرو، اپنے اوپر رحم نہ کرو امتِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر رحم کرو۔ چرواہے کہلاتے ہو بھیڑیئے نہ بنو"

"سُنی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے دین کی قدر کریں اور بدمذہب کو رکنیت سے فوراً جدا کر دیں۔ اللہ فرما چکا کہ وہ تمہاری بھلائی کبھی نہ چاہیں گے جہاں تک بن پڑے نقصان ہی پہنچائیں گے۔ قرآن وحدیث کے مقابل یہ جاہلانہ خیال نہ کریں کہ ۹۹ سنیوں میں ایک بدمذہبی کیا اثر کرے گی دیکھو چورانوے قطرے گلاب ہو اور ایک بوند پیشاب ڈال دو سب پیشاب ہو جائے گا۔ اہلِ مجلس اگر ان احکامِ شرعیہ کا اتباع کریں مجلس کو خالص اہلسنّت کی کرلیں ــــــ اور اگر اپنی بے جا ہٹ پر قائم رہیں تو شرعی احکام سن چکے کہ وہ دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد دیتے ہیں اور جو کچھ محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر اُترا اُس کی تحقیر کرتے ہیں تو مسلمانوں پر لازم کہ اُنہیں اور اُن کی مجلس کو یک لخت چھوڑ دیں

لِيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ (پ۸ع۱)	تاکہ گناہ کمائیں جو اُنہیں کمانا ہے ۔

کبھی اس میں شریک نہ ہوں قال تعالیٰ

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ	اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ۷ع۱۴)	یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ۔

۱۰ اصلاً اُس کی مدد نہ کریں قال اللہ تعالیٰ

ولا تعاونوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پ۶ع۵)	اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ۔

"

(فتاویٰ رضویہ ص۲۵۶ نصف آخر ج۹)

وہ لوگ جو اپنی عزّت و آبرو اور مال و دولت کو اسلام پر قربان کرنے میں اپنے لیے فخر سمجھتے ہوں اس کے ایک ایک حرف ، ایک ایک قانون کی بقا کے لیے مر مٹنے پر تیّار رہتے ہوں ۔ ظاہری دھوم دھام اور دنیاوی ٹیم ٹام پر فریفتہ ہونے کے بجائے آخرت کی پائیدار نعمت کے لیے بے قرار ہوں ۔ جو اپنے آقا و مولیٰ جناب محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و اٰلہٖ وسلّم کی سچّی عظمت و محبّت اور ان کے دشمنوں سے حقیقی نفرت و عداوت کو اپنا سرمایۂ آخرت سمجھتے ہوں وہ یقیناً دشمنانِ دین سے میل ملاپ کو کبھی گوارا نہیں کر سکتے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ	بیشک جو لوگ اللہ و رسول کی مخالفت
اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۞ (پ۲۸ع۳)	کرتے ہیں وہ ذلیل ترین مخلوق میں سے ہیں ۔

پیشاب پاخانہ سے جس طرح آدمی اُن کی نجاست کی وجہ سے نفرت کرتا ہے یوں سچّا مسلمان وہابیوں ، دیوبندیوں اور رافضیوں سے ان کی اللہ و رسول سے دشمنی

کی وجہ سے نفرت کرے گا۔

فساد کی آگ جب بھی بھڑکی ہے اور ہندوؤں یا نصرانیوں یا یہودیوں کی طرف سے بے شمار مظالم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں تو بجائے اس کے کہ شریعت کی مکمل پیروی کرنے کی اپیل کی جاتی عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا اور خدا کی نصرت وامداد پر اعتماد دلایا جاتا مسلم نما کافروں سے دور ونفور رہنے کی تلقین کی جاتی ہوس پرست اور دنیا کے پجاری الٹے شرع کے خلاف ہی عمل کی ترغیب دیتے ہیں اور اپنی دنیا وآخرت بلکہ اپنے پیچھے چلنے والی قوم کی بھی دنیا وآخرت تباہ وبرباد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ دعوت تو دیتے ہیں اختلافات مٹاؤ لیکن علمائے حق اور ان کے پیروکاروں کو اپنا سب سے بڑا مخالف سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جھگڑے کی بات نہیں کرنی چاہئے اور اپنی پوری تقریر وتحریر میں حق پرستوں کو ہی اپنی زبان وقلم کے تیر سے زخمی کرتے ہیں۔

"اللہ عزّ وجلّ سب خبثاء کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے۔ ارے کس کے دوست ودشمن۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے اور اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہ وسلّم کے دشمنوں ان کے بدگویوں انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ آئے گی۔ کیا حشر نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو منھ دکھانا نہیں۔

کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں ؟ مسلمانو ! اللہ سے ڈرو ۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے حیا کرو ۔ اللہ عزّوجلّ توفیق دے آمین "_______ (فتاوی رضویہ ص ۹۱ ج ۶)

الفقیر محمّد کوثر حسن السنّی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

شب شنبہ ۷، صفر المظفر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۵، فروری ۲۰۰۸ء